سوال

(58) غسل جنابت میں سر پر پانی ڈالنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صحیح بخاری کی ایک حدیث میں آتا ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدیقہ نے دو مردوں کے سامنے غسل کیا تھا۔ شیعہ اور منکرین حدیث یہ حدیث بیان کرکے صحیح بخاری پر اعتراض کرتے ہیں، آپ سے درخواست ہے کہ ہمیں اس حدیث کا مفہوم سمجھائیں۔ جزاکم اللہ خیرا (حافظ اسد علی، خیر باڑہ غازی ضلع ہری پور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ-[60]-، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، يَقُولُ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُو عَائِشَةَ عَلَى عَائِشَةَ، فَسَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوًا مِنْ صَاعٍ، فَاغْتَسَلَتْ، وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ"

"ابوسلمہ (بن عبدالرحمن) فرماتے ہیں کہ: میں اور عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا (رضاعی) بھائی (ہم دونوں) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس گئے، آپ کے (رضاعی) بھائی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر کے) غسل کے بارے میں پوچھا (کہ یہ کیسا تھا؟) تو انھوں (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے صاع (ڈھائی کلو) کے برابر (پانی کا) ایک برتن منگوایا، پھر انہوں نے غسل کیا اور اپنے سر پر پانی بہایا، ہمارے اور ان کے درمیان پردہ تھا۔

(صحیح بخاری: کتاب الغسل باب الغسل بالصاع ونحوہ، ح251) اس حدیث کو امام مسلم (42/320، دارالسلام: 728) نسائی (الصغریٰ 1/127 ح228)

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (المسند، 6/143 ح25620) ابونعیم الاصبہانی (المستخرج علی صحیح مسلم 1/370 ح720) ابوعوانہ (المسند المستخرج ج1/295، 296) اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (السنن الکبریٰ: 1/195) نے شعبہ (بن الحجاج) کی سند سے مختصراً ومطولاً نحو المعنی بیان کیا ہے۔ اس روایت کے مفہوم میں درج ذیل باتیں اہم ہیں:

1۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے دور میں اس بات پر شدید اختلاف ہوگیا تھا کہ غسل جنابت کرتے وقت عورت اپنے سر کے بال کھولے گی یا نہیں، اور یہ کہ غسل کے لیے کتنا پانی کافی ہے، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ عورتوں کو حکم دیتے تھے کہ غسل کرتے وقت اپنے سر کے بال کھول کر غسل کریں۔ اس پر تعجب کرتے ہوئے امی عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے فرمایا :

"یا عَجَبًا لابْنِ عَمْرٍو ہذا یَأمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ یَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ ، أَفَلَا یَأمُرُهُنَّ أَنْ یَحْلِقْنَ رُءُوسَهُنَّ ؟"

"ابن عمرو پر تعجب ہے کہ وہ عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ غسل کرتے وقت اپنے سر کے بال کھول دیں کیا وہ انھیں یہ حکم نہیں دے دیتے کہ وہ اپنے سر کے بال منڈوا ہی دیں ؟ (صحیح مسلم :59/331، دارالسلام :747)

2۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رد کے لیے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عملاً سر پر پانی ڈال کر سمجھایا کہ بال کھولنا ضروری نہیں ہے۔

3۔ محدث ابو عوانہ الاسفرائنی (متوفی 316ھ) نے اس حدیث پر درج ذیل باب باندھا ہے :

"باب بیان صفۃ الأوانی التی کان یغتسل منھا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم-، وصفۃ غسل رأسہ من الجنابۃ دون سائر جسدہ"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل والے برتنوں کا بیان ، اور غسل جنابت میں ، باقی سارے جسم کو چھوڑ کر (صرف) سر دھونے کی صفت کا بیان۔ (صحیح ابو عوانہ 1/294)

محدث کبیر کی اس تبویب سے معلوم ہوا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے صرف سر دھو کر دکھایا تھا ، باقی جسم دھو کر نہیں دکھایا تھا۔

4۔ صحیح مسلم والی روایت میں آیا ہے :

"فَأفْرَغَتْ عَلٰی رَأسِهَا ثَلَاثًا"

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے سر پر تین دفعہ (بال کھولے بغیر ہی) پانی بہایا تھا۔ (42/320) باقی جسم کے غسل کا کوئی ذکر اس روایت میں نہیں ہے۔

5۔ صحیح بخاری (251) اور صحیح مسلم (320) میں آیا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور شاگردوں کے درمیان (موٹا) پردہ (حجاب ، ستر) تھا۔ ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر رہے تھے ، "وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ" اور آپ کی بیٹی فاطمہ نے ایک کپڑے کے ذریعے سے آپ کے لیے پردہ کر رکھا تھا۔

(موطا امام مالک 1/152 ح356 بتحقیقی و صحیح البخاری :357 صحیح مسلم :82/236 بعد ح719)

یہ ظاہر ہے کہ پردے کے پیچھے نظر آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ، ورنہ پھر پردے کا کیا مقصد ہے ؟

6۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی بھائی عبداللہ بن یزید البصری تھے۔ (ارشاد الساری للقسطلانی ج1، ص 317)

یا کثیر بن عبید الکوفی تھے۔ (فتح الباری 1/365)

ابو سلمہ بن عبدالرحمان بن عوف ، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی بھانجے تھے۔

(فتح الباری 1/365)

معلوم ہوا کہ یہ دونوں شاگرد، غیر مرد نہیں بلکہ محرم تھے، اسلام میں محرم سے سر، چہرے اور ہاتھوں کا کوئی پردہ نہیں ہے۔

7۔ عبدالرحمان دیوبندی لکھتے ہیں؛"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہونے والے یہ دونوں محرم تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے سامنے پردہ ڈال کر غسل کیا اور دونوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سر اور اوپر کا بدن دیکھا جو محرم کو دیکھنا درست ہے لیکن جسم کے باقی اعضاء جن کا مستور رکھنا محرم سے بھی ضروری ہے وہ پردہ میں تھے۔"

(فضل الباری ج2ص428ازافادات شبیر احمد عثمانی دیوبندی)

8۔ غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتے ہیں: "اس حدیث پر منکرین حدیث اعتراض کرتے ہیں کہ ان احادیث کو ماننے سے لازم آتا ہے کہ اجنبی مرد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کرتے تھے اور وہ ان کو غسل کرکے دکھا دیتی تھیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مرد اجنبی نہ تھے۔ ان میں سے ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی بھتیجے تھے اور دوسرے عبداللہ بن یزید آپ کے رضائی بھائی تھے۔ غرض دونوں محرم تھے، آپ نے حجاب کی اوٹ میں غسل کیا اور ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ ازواج مطہرات کپڑوں کے ساتھ غسل کرتی تھیں اور اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ ان کو شرح صدر ہوجائے کہ اتنی مقدار پانی غسل کےلیے کافی ہوتا ہے۔ علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں: قاضی عیاض نے کہا: اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ ان دونوں نے سر اور جسم کے اس بالائی حصہ میں غسل کا عمل دیکھا جس کو دیکھنا محرم کےلیے جائز ہے اور اگر انھوں نے اس عمل کا مشاہدہ نہ کیا ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پانی منگانے اور ان کی موجودگی میں غسل کرنے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ستر کا انتظام، سر اور چہرے کے نچلے حصے کےلیے کیا تھا جس کو دیکھنا محرم کےلیے جائز نہیں ہے"(شرح صحیح مسلم ج1ص1029،1019)

خلاصہ یہ کہ اس حدیث میں صرف یہ مسئلہ بیان ہوا ہے کہ غسل میں، سر کے بال کھولے بغیر ہی سر پر تین دفعہ پانی ڈالنا چاہیے، اس حدیث کا باقی جسم کے غسل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وما علینا الاالبلاغ (الحدیث:2)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ209

محدث فتویٰ